REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ
۱۱ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۹ وفا ۱۳۳۷ ہش | ۲۹ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۷۵

لنڈن میں پاکستان، ایران، ترکی، برطانیہ اور امریکہ کے اعلیٰ نمائندوں کے درمیان تبادلہ خیالات

مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور و فکر اور باہمی صلاح مشورہ

لنڈن ۲۸ جولائی۔ رات یہاں پاکستان، ایران، ترکی، برطانیہ اور امریکہ کے اعلیٰ نمائندوں نے مشرق وسطیٰ کے سوال پر بات چیت کی۔ یہ اعلیٰ نمائندے معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ جو آج سے یہاں شروع ہو رہا ہے گذشتہ شب نمائندوں کے غیر رسمی اجلاس میں شرکت کے تھوڑی دیر بعد وزیر اعظم پاکستان جناب ملک فیروز خاں نون نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی بعد میں مسٹر ڈلس نے ایران کے وزیر اعظم جناب منوچہر اقبال اور ایران کے اعلیٰ نمائندے سے الگ الگ بات چیت کی۔ رات کو یہ سب نمائندے ایک سرکاری دعوت میں شریک ہوئے جو برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے ان کے اعزاز میں دی تھی۔ کل لنڈن پہونچنے پر جناب ملک فیروز خاں نون نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ تاہم اس نے ابھی اس بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کیونکہ وہ کسی آخری فیصلے پر پہونچنے سے قبل پورے حقائق معلوم کرنا چاہتا ہے۔ نیز ابھی تک عراقی حکومت نے اس کو تسلیم کرنے کی کوئی درخواست نہیں کی ہے۔

— کابل ۲۸ جولائی۔ افغانستان نے عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۶ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"ابھی نقرس کی تکلیف جاری ہے نیز کچھ ضعف کی بھی شکایت ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۲۸ جولائی۔ حضرت سیدہ امّ ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کے نام کل رات اور آج صبح مری سے بذریعہ فون حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

(۱) گزشتہ جمعہ کے روز طبیعت کچھ ٹھیک رہی۔ ہفتہ کو دوپہر کے بعد سے ٹمپریچر پھر بڑھ گیا۔ نیز بے چینی اور کھانسی کی تکلیف بھی زیادہ ہوگئی۔

(۲) اب گزشتہ رات سے ٹمپریچر ۱۰۰ ہے۔ اول شب کھانسی بہت اٹھتی رہی نیند بالکل نہیں آئی اور رات بھر بہت بے چینی رہی۔ تکلیف پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے آمین۔

(تازہ اطلاع کالم دوم کے نیچے)

حضرت ممانی صاحبہ کے لئے دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کچھ عرصہ سے ہماری ممانی صاحبہ یعنی بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم اسہال اور پیچش اور ہائی بلڈ پریشر اور دوران سر کی وجہ سے بہت بیمار تھیں آخر انہیں اپنے بچے عزیز سید محمد احمد سلمہ نے علاج کی غرض سے اپنے پاس پشاور بلا لیا۔ پشاور جا کر چند دن تو طبیعت اچھی رہی لیکن اس کے بعد اطلاع آئی کہ ممانی صاحبہ کی طبیعت پھر زیادہ خراب ہوگئی ہے اور علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اور ابھی تک وہ ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ممانی صاحبہ کی صحت اور شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو جو مقام جماعت میں حاصل تھا وہ ظاہر و عیاں ہے۔ اور آپ کی قلمی خدمات بھی اپنے اندر خاص شان رکھتی ہیں۔ اور جماعت میں تقویٰ اور روحانیت کے جذبہ کو ترقی دینے میں حضرت ماموں جان مرحوم کا خاص ہاتھ تھا۔ پس اب جبکہ وہ دنیا سے گزر چکے ہیں۔ ان کے احسانوں کا بدلہ یہی ہے کہ جماعت ان کے اہل خانہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا دے۔ اور انہیں ان کے بچوں کی خوشیاں دکھائے جن میں سے تین ابھی تک قابل شادی ہیں۔ فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۷/۵۸

حضرت سیدہ امّ ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تشویشناک اطلاع

ربوہ ۲۸ جولائی (گیارہ بجے قبل دوپہر) ابھی ابھی ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے مری سے فون پر اطلاع دی ہے کہ:۔

"حضرت سیدہ امّ ناصر احمد صاحبہ کو ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اور بلڈ پریشر گر گیا ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے۔"

احباب خاص درد و الحاح سے آپ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ جولائی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی مغربی افریقہ سے ربوہ تشریف لانے کے بعد ۲۶ جولائی کو لاہور واپس تشریف لے گئے وہاں آپ کا بچہ بیمار ہے۔ اس لئے آپ کے اہل و عیال آپ کے ہمراہ ربوہ نہ آسکے تھے۔ ۲۰ جولائی کے الفضل میں آپ کی آمد کی خبر میں غلط فہمی کی بناء پر آپ کے اہل و عیال کے ربوہ آنے کی اطلاع شائع ہوگئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بچے کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

— محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو گزشتہ تین ہفتوں سے وقفہ وقفہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہے دیگر عوارض بھی بدستور ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ جولائی

چالیس سالہ آزمائش

مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی نے "پیغام صلح" کے ایک خاص نمبر کے متعلق لکھا تھا کہ اس میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" کی بجائے رحمۃ اللہ لکھا گیا ہے اور یہ کہ

"جماعت لاہوری یہ اصلاح کر کے اپنے آپ کو عامۃ المسلمین سے قریب لے آئی ہے"

ہم نے الفضل میں اس کے متعلق ایک ادارتی نوٹ میں لکھا کہ

"مولانا عبدالماجد صاحب سے تو ہم صرف اتنا کہتا ہے۔ کہ یہ جو عام طور پر "امام حسین علیہ السلام" لکھا جاتا ہے۔ یہ کس وجہ سے لکھا جاتا ہے

البتہ غیر مبایعین یعنے لاہوریوں سے عرض ہے۔ کہ اگر آپ مولانا صاحب کا نسخہ برتنا چاہتے ہیں اور "عامۃ المسلمین" سے بالکل قریب ہونا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مرزا غلام احمد سے بالکل قطع تعلق کر لیں ورنہ مودودی صاحب کا تو یہ ارادہ ہے کہ برسر اقتدار آ کر تمام لوگوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جو مرزا غلام احمد کو مانتے ہیں۔ خواہ نبی مانتے ہوں یا صرف محدث اور مجدد۔ ملاحظہ ہو جماعت اسلامی کا منشور انتخابات "دستوری اصلاحات" صلاح نمبر ۹ "محض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ علیہ السلام کے الفاظ ترک کرنے سے کچھ نہیں بنے گا"۔ (الفضل ۱۲-۷-۵۸)

اس نوٹ سے ہماری غرض جیسا کہ ہم نے کئی بار کہا ہے لاہوری دوستوں کی توجہ اس بات کی طرف دلانا تھا کہ خواہ اپنے آپ کو "عامۃ المسلمین" سے کتنا بھی قریب لانے کی کوشش کریں۔

چونکہ اس زمانہ کے بعض اہل علم حضرات کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے چڑ ہے اس لئے آپ ان کی خوشنودی کسی طرح کبھی حاصل نہیں کر سکتے ... جیسا کہ ہم نے مودودی صاحب کے منشور کا حوالہ دے کر اشارہ بھی کیا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ لاہوری جماعت بقول خود چالیس سال سے جماعت احمدیہ میں تفرقہ کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اور اس نے بعض ایسے مسائل کو جو ان کے زعم میں انہیں عامۃ المسلمین کے قریب کر سکتے ہیں تفریق کی وجہ بنا رکھا ہے۔ حالانکہ یہ تمام مسائل محض لفظی ہیر پھیر کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس لئے ہمارا مقصد صرف یہ جتلانا تھا۔ کہ جس غرض کے لئے انہوں نے جماعت احمدیہ کے اندر یہ تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ وہ غرض بھی ان کی پوری نہیں ہو رہی۔ اور عامۃ المسلمین بلکہ صحیح یہ ہے کہ بعض متعصب علماء انکو کبھی اپنے ساتھ نہیں ملائیں گے جب تک وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنا ذرا سا بھی تعلق رکھنا ظاہر کریں گے۔

یہ درست ہے کہ بعض نیک دل اصحاب جیسا کہ مثلاً مولانا دریا بادی بعض وقت ایسے خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ اگر "احمدی" یہ یہ عقیدہ چھوڑ دیں تو ان کے خلاف مخالفت شاید ختم ہو جائے اور وہ عامۃ المسلمین کے قریب ہو جائیں گے مگر یہ تمام خوش خیال چند افراد تک ہی محدود ہیں۔ متعصب اہل علم حضرات جن کو بعثت مسیح موعود علیہ السلام سے نقصان پہنچتا ہے۔ احمدیوں کو عامۃ المسلمین میں بدنام کرنے کی کوشش سے باز نہیں آئیں گے۔ ورنہ احمدی عامۃ المسلمین کے نزدیک "بہترین مسلمان" ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر لاہوری دوست ان مصنوعی اختلافات کو اتنی ہوا نہ دیتے اور رفتہ رفتہ چالیس برس تک احمدیت کے عقائد کو اپنے خواہشاتی مقاصد کا شکار نہ بناتے۔ اور اگر کوئی اختلافات واقعی ہوتے بھی تو انہیں خفیف اندرونی اختلافات سمجھ کر جماعت کے ساتھ وابستہ رہتے۔ تو آج یقیناً ان مسائل کی بناء پر مخالفانہ تلواروں کی دھاریں اتنی تیز نہ ہوتیں جتنا کہ لاہوری دوستوں نے پروپیگنڈا کی سان پر چڑھا کر انہیں تیز کر دیا ہوا ہے۔

ہم نے کئی بار مثال دے کر یہ بات آپ لوگوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ نے نہ سمجھنا تھا نہ سمجھے۔ ہم نے کئی بار عرض کیا ہے کہ اختلافی مسائل میں نبوت کا مسئلہ ہی اختلافی مسئلہ ہے نا؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ میں سے ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ دعوےٰ کر سکے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "امتی نبی" ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ "امتی نبوت" کیا ہے؟ اس کے معنے آپ کیا لیتے ہیں یہ الگ بات ہے معنے آپ خواہ کچھ بھی لیں۔ لیکن آپ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا دعوےٰ نہیں کیا۔ لیکن آپ نے کیا کیا؟ یہ کیا کہ چالیس برس تک کہتے رہے ہیں کہ آپ نے

"ہرگز کسی قسم کی نبوت کا کبھی کوئی دعوےٰ کیا ہی نہیں"۔

حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "امتی نبوت" اور نبوت تامہ مستقلہ" کے فروق نہایت وضاحت سے اپنی تصنیفات میں بیان کر دیئے ہیں لیکن آپ ان فروق کو نظر انداز کر کے دونوں کے مفہوم کو خلط ملط کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور ایسے حوالے پیش کر کر کے جس میں آپ نے "نبوت تامہ مستقلہ" کا انکار کیا ہے یہ دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ آپ نے نبوت کا سراسر انکار کیا ہے۔ یہ کتنا ظلم ہے جو آپ کرتے رہے ہیں ذرا سوچئے تو سہی

خیر ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ سب کچھ کیا۔ مگر "احراریئے" اور "مودودیئے" آپ سے پھر بھی خوش نہیں ہوئے۔ ملک نصر اللہ خاں عزیز نے "ایشیا" میں آپ کو تھپکی دی ہے۔ یا مودودی صاحب ۱۹۵۳ء میں جو آپ کو درغلاتے رہے ہیں۔ جس پر آپ نے تحقیقاتی عدالت تک میں احمدیت کے خلاف محاذ قائم کرنے کی کوشش کی۔ اور ایک جج کے جھڑکنے پر باز آئے ایسی باتوں پر بھروسہ نہ کیجئے سب سیاسی دھوکے ہیں وہ ان مصنوعی اختلافات سے جن کو آپ لوگوں نے چالیس سال تک اچھالا ہے ناجائز فائدہ اٹھا کر کبھی کبھی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ماننے والوں میں افتراق کی خلیج وسیع کرنے کے لئے تار ہلا دیتے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب لوگ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا نام سنتے ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں کیونکہ حضور اقدس نے ان کی دسیسہ کاریوں کے چہرے سے پردہ اٹھا کر ان کا کوڑھ ساری دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ وہ مرتے مرتے مر جائیں گے۔ لیکن اپنی مخالفت کو نہ چھوڑیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان کو اسلام کا ہر ایک اصول توڑنا پڑے تو وہ توڑیں گے۔ اگر جھوٹ بولنا پڑے تو وہ بولیں گے فریب کاری کرنی پڑے تو نہ کریں گے۔

آخر سوچئے تو سہی "احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا" بھی کوئی اسلامی اصول ہے۔ اس میں سوائے مخالفت برائے مخالفت کے اور کیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے تو یہ فرمائے کہ تمہارا کام صرف بلاغ ہے۔ کوئی ایمان لاتا ہے یا نہیں اس سے تمہاری کوئی غرض نہیں۔ یہ ہمارا کام ہے تمہارا نہیں ... یہ لوگ جو دعوےٰ تو اس دین کی اقامت کا کرتے ہیں جو قرآن کریم نے سکھایا ہے۔ اعلان یہ کرتے ہیں کہ ہم پاکستان میں اسلامی قانون اس طرح نافذ کریں گے۔ کہ "احمدیوں" کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں گے۔ ع

تفو بر تو اے عقل ناداں تفو

یہ لوگ کہنے کو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" کے عاشق بنتے ہیں لیکن دعوےٰ خدائی کے کرتے ہیں۔ اور وہ کام کرنا چاہتے ہیں جس سے حامل "ختم نبوت" صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔

لوگوں نے "وحدت امت" کا ایک "بت" تیار کیا ہے۔ اسی طرح جس طرح پہلے کرتے رہے ہیں۔ یہ سانپ ہر فرستادہ حق کے وقت سر نکالتا چلا آیا ہے۔ اور فرستادہ حق تن تنہا اس بت کو پاش پاش کرتا رہا ہے۔

یہ "بت" بت "ہے اتحاد امت اور چیز ہے۔ اسلام نے اس کا طریق بھی اور

(باقی صفحہ پر)

حضرت قریشی فیاض علی صاحب ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسجد کپورتھلہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کا عظیم الشان نشان

حضرت قریشی فیاض علی صاحب رضی اللہ عنہ ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ آپ کے حالات خود آپ کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔ خط نہایت پاکیزہ اور دیدہ زیب ہے۔

یحییٰ فضلی بی۔اے۔ مولوی فاضل متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

نام فیاض علی احمدی ولد رسول بخش قوم قریشی ہاشمی از ۳۱۳ سکنہ قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ از کپورتھلہ ——

جماعت کپورتھلہ دنیا میں سب سے پہلی جماعت ہے جس کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جماعت کپورتھلہ دنیا میں میرے ساتھ رہی ہے۔ قیامت کو بھی میرے ساتھ ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دعوے مسیحیت سے دو سال پہلے ۱۸۹۸ء میں بمقام قادیان بیت الذکر میں بہ تن واحد بیعت کی۔ ایک عرصہ دراز تک میرے واسطے دعا کی گئی۔ اور خاص طور پر مسیح موعود علیہ السلام نے خاکسار کو دعائیں دی ہیں۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام و آئینہ کمالات اسلام —— دعوے سے پیشتر سرمہ چشم آریہ جماعت میں پڑھی جایا کرتی تھی۔ تمثیلاً اس میں ایک فقرہ ہے (تین بکائن لا رہے باغ میں) محض اس جملہ سے حضرت اقدس کی میرے دل میں محبت ہو گئی۔ اور یہ شعر میرے ورد زبان تھا ؂

یا رب میرا عشق کم نہ ہووے
میں ہی نہ ہوں گر یہ غم نہ ہووے

اس وقت میری عمر تقریباً بیاسی سال ہے۔ (یہ تحریر ۱۹۳۰ء کی ہے۔ ناقل) بفضل خدا اچھی طرح سے خوش و خرم اور تندرست و توانا ہوں۔ حضرت عیسےٰ کے بارہ حواری تھے۔ مگر آزمائش کے وقت سب نے ساتھ چھوڑ دیا۔ مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی مباحثہ دہلی میں بطریق مماثلت ایسا ہی موقعہ پیش آیا۔ عوام قتل کرنے کے واسطے گھر سے تیاریاں کر کے آئے تھے۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ بھی جانثار بارہ ہی حواری تھے۔ ان میں سے ایک یہ خاکسار بھی تھا —— میں سفر اور حضر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رہا ہوں۔ اور سوائے چند ایک کے تمام مباحثات میں اول سے آخر تک ساتھ رہا ہوں جماعت کپورتھلہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن نشان ہے۔ ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جس نے اپنی ذات پر نشان نہ دیکھے ہوں۔ جماعت میں خیر و برکت کے واسطے حضرت مسیح موعود کا الہام ہے

مجھ کو مسیح موعود علیہ السلام بارہا خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں دیکھا حضور نے مجھ کو مہمان نوازی کی خدمت عطا فرمائی ہے۔ جو دوست بہشت میں داخل ہوتے ہیں مجھ کو حکم ہوا ہے کہ ان کو کھانا کھلاؤں اور بہشت کی سیر کراؤں میں تعمیل حکم کرتا ہوں اور خود بھی بہشت کے پھل کھاتا ہوں —— مجھ کو دوزخ کے دروازے پر ایک گنہگار کو عذاب ہوتے ہوئے دکھایا گیا — میں نے ایک جلسہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں مجلد قرآن شریف ہے اور جماعت کو درس فرما رہے ہیں۔ درس میں سورہ مریم ہے۔ اس میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بھی ہیں۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت نشان دیکھے ہیں جو کتابت میں نہیں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا مجھ پر بڑا فضل ہے۔ میرے تین لڑکے ہیں۔ جو بڑی تعلیم کو پہنچے۔ اول مختار احمد ایم اے بی ٹی اس وقت سررشتہ تعلیم دہلی کا سپرنٹنڈنٹ ہے۔ دوسرا انشاد احمد بی اے ایل ایل بی .... (یہاں شہر کا نام ہے جو پڑھا نہیں گیا۔ ناقل) میں وکالت کرتا ہوں۔ تیسرا رشید احمد بی ایس سی بہاولپور سررشتہ تعلیم میں ملازم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے۔ مجھ پر ایک یہ بھی خداتعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے یا میری اولاد کی نسبت خوشی یا غم کا کوئی واقعہ جو ہونیوالا ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ قبل از وقت مجھ کو اطلاع دے دیتا ہے اور بعض امور جو مبرم نہیں ہوتے وہ دعا سے بدل بھی دیتا ہے میری ساری اولاد لڑکے اور لڑکیاں جوان صالح اور جوشیلے احمدی ہیں۔ میری بڑی لڑکی عزیز بانو کے حالات قابل رشک ہیں۔ یہ بڑی مخبر ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ بہشت میں مجھ کو میرا مکان دکھایا گیا۔ بیت المقدس کے قریب جب میں حشر کے میدان کو جا رہی ہوں۔ ایک نہایت خوبصورت عورت پاکیزہ لباس میں میرے پاس آئی اور مجھ سے مصافحہ کر کے کہا میں مریم عیسےٰؑ کی والدہ ہوں —— اور بھی علےٰ ھذا

بیعت کے ابتدائی زمانہ میں نیاز مند حقہ بہت کثرت سے پیا کرتا تھا۔ حتےٰ کہ کسی وقت بھی چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا بمقام جالندھر حضرت اقدس نے ایک جلسہ میں واعظ فرماتے ہوئے حقہ کی بہت ہی مذمت فرمائی۔ جلسہ میں خاکسار بھی شریک تھا۔ میں نے عرض کیا مجھ سے حقہ کا چھوٹنا غیر ممکن ہے۔ اگر حضور دعا فرمائیں اور وہ قبول ہو جائے اور اس کا دل پر اثر ہو اس طرح چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے۔ حضور نے فرمایا آؤ ابھی دعا کریں۔ حاضرین سے فرمایا تم آمین آمین کہتے رہنا۔ اتنی دیر دعا فرمائی کہ حاضرین ہاتھ اٹھانے میں اکتائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک نہایت نفیس حقہ میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے پینے کی خواہش کر کے۔ اس کی نے منہ سے لگانی چاہی تو حقہ کی نے سیاہ سانپ بن کر میرے منہ کے سامنے لہرانے لگی۔ اس حالت کو دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہو گیا۔ اور میں نے اس سانپ کو مار ڈالا۔ پھر کبھی حقہ نہیں پیا اور اب میرے دل کو اس قدر حقہ سے نفرت ہے کہ شاید سکھ قوم کو بھی اس قدر نہ ہوگی۔

دوسرا نشان:۔ خاکسار پلٹن کپورتھلہ میں دفتر کا ہیڈ کلرک تھا۔ پلٹن کا کرنل سکھ مذہب کا تھا۔ اور مسلمانوں کا بڑا دشمن اور سخت متعصب تھا وہ ہر وقت میری علیحدگی کی فکر میں لگا رہتا تھا جب کوئی قصور نہ دیکھا تو بالآخر اس نے میری نسبت یہ نوٹ دے دیا کہ میں فیاض علی کے کسی کام کا ذمہ وار نہیں ہوں لہذا اس کو پلٹن سے نکال دیا جاوے۔ اس کی وجہ سے میری جان ایک مصیبت میں تھی۔ میں نے یہ تمام واقعات حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ کر بھیج دیئے۔ اور دعا کی استدعا کی حضور نے بذریعہ اپنی دستخطی تحریر کے مجھ کو اطلاع دی کہ دعا کی گئی۔ غیر اللہ سے خوف کرنا خدا کے ساتھ شریک کرنا ہے۔ ہرگز نہیں ڈرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک نماز فرض کے بعد ۳۳ مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لیا کرو۔ میں اس پر عمل کرتا رہا اس کے ساتھ مجھ کو رویا کا سلسلہ شروع ہو گیا کہ ایسا ہوگا۔ بالآخر کرنل کی درخواست راجہ صاحب کی خدمت میں پیش ہوئی کرنل اس رتبہ کا آدمی ہے کہ راجہ صاحب اس کے مکان پر آن کر اس کی دعوت میں شریک ہوتے ہیں۔ راجہ صاحب عرضی پر حکم لکھاتے ہیں کہ کرنل کو لکھ دو کہ فیاض علی کو علیحدہ رکھنا ہوگا۔ اس کے بعد کرنل میری بہت عزت کرتا رہا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کرنل پلٹن سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اور نیاز مند اسی ملازمت پر بدستور قائم رہا۔

تیسرا نشان:۔ مسجد کپورتھلہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانوں میں سے ایک بڑا نشان ہے۔ اور اس کی نسبت پیشگوئی میری تحریک سے ہوئی تھی۔ بانی مسجد غیر احمدی حاجی ولی اللہ ریاست کا جج تھا۔ اولاد نہیں تھی۔ تقسیم وراثت میں اس نے برادر زادے مسمی حبیب الرحمٰن احمدی رئیس حاجی پور کو متولی مسجد قرار دیا۔ جب غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی۔ تو فریقین میں تنازع شروع ہو گیا۔ حکام عدالت اور باشندگان شہر مخالفت پر کمربستہ ہو گئے سب نے مل کر احمدیوں کو مسجد سے نکال دیا۔ حضرت اقدس سے دریافت کیا گیا حضور نے فرمایا کہ اپنے حقوق کو چھوڑنا گناہ ہے اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ یہ مقدمہ سات سال تک اپیل در اپیل زیر تجویز رہا۔ خاکسار بار بار حضور کو دعا کے واسطے توجہ دلاتا تھا۔ لدھیانہ کے مقام پر حضور واعظ فرما رہے تھے گرد و نواح کے احمدی اور بہت سی مخلوق جمع تھی۔ اختتام وعظ پر میں نے دعا کے واسطے عرض کیا۔ تو ایک جلالی رنگ میں فرمایا "کچھ ضرورت دعا کی نہیں ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو مسجد تمہارے پاس واپس آ جائے گی"۔ میں نے یہ پیشگوئی مدعا علیہم اور شہر کے باشندوں کو سنا دی۔ اور مسجد میں ایک تحریر قلم سے لکھ کر چسپاں کر دی۔ رشفاعت احمد ڈاکٹر پہلے کپورتھلہ میں تھا۔ اب امرتسر میں کام کرتا ہے اس نے مجھ سے کہا کہ اگر مسجد تمہارے پاس چلی گئی۔ تو میں مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے پر ایمان لے آؤں گا اس کو زعم تھا کہ حاکم غیر احمدی ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ مسجد احمدیوں کو دے

۱۵۵ احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

جبکہ اسی حاکم کے ایماء پر احمدیوں کو مسجد سے نکالا گیا تھا۔ اپیل اسی حاکم کے سامنے پیش تھی۔ پہلی ہی پیشی میں فریقین کی موجودگی میں اس نے کہا مسجد کا بانی غیر احمدی تھا۔ لہذا مسجد غیر احمدیوں کو دے دی جائے گی۔ اور احمدی اپنی علیحدہ مسجد بنا دیں۔ میں پرسوں مثل پر حکم لکھ دوں گا۔ ڈاکٹر مذکور نے مجھ سے کہا کہ مسجد تو غیر احمدیوں کو مل گئی۔ مسیح موعود کی پیشگوئی کہاں گئی۔ میں نے اس کو جواب دیا۔ ابھی دو رات درمیان میں ہیں اور اس سے بالا تر ایک اور احکم الحاکمین ہے۔ اس کا انتظار کرو کہ وہ ہم میں اور تم میں کیا فیصلہ کرتا ہے اور دیکھنا زمین اور آسمان ٹل جائیں۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام کے منہ کی باتیں نہیں ٹلیں گی۔ اب تیسرا دن آتا ہے تا کام کی وجہ سے اس مثل کی پیشی کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اب ایک دن اور گذرتا ہے دن کے دس بج گئے ہیں۔ حاکم اور اس کے بیٹے نے کھانا کھایا ہے۔ سواری کچہری جانے کے واسطے آگئی ہے۔ بیٹا سامنے چبوترے پر ٹہل رہا ہے۔ خدمت گار چلم بھرنے کے واسطے باورچی خانہ میں گیا ہے۔ جتنے عرصہ میں وہ چلم بھر کر لاتا ہے۔ حاکم حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو جاتا ہے۔ اور مثل پر حکم لکھنے کی حسرت اپنے ساتھ ہی لے جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی جگہ ایک اور سلسلہ کا بڑا ہی سخت متعصب آتا ہے اور مسجد کے بارہ میں وہ اس سے بھی زیادہ مخالف ہے۔ یہ مقدمہ چیف کورٹ میں تھا۔ اور اس کے تین جج تھے اس کی رائے سے دوسرے دو ججوں کو اتفاق نہیں تھا۔ اب یہ تجویز قرار پائی کہ کسی بیرسٹر علاقہ انگریزی سے رائے طلب کی جائے۔ پچاس روپے اس کے واسطے لئے گئے۔ اور مثل کچہری میں پہنچ گئی۔ اتفاق کی بات ہے کہ جس بیرسٹر سے رائے طلب کی گئی وہ آریہ تھا۔ مدعا علیہم نے اپنے حصول مطلب کے واسطے ہر ممکن کوشش کی مگر ناکام رہے۔ اور مسجد کا احمدیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا گیا۔ چونکہ آپ کے اعلان میں اختصار کی تلقین تھی۔ اس لئے بہت سی باتیں چھوڑتا ہوں۔ البتہ ایک بات لکھنے کو دل چاہتا ہے کہ ہمارے خاص مدعا علیہم کا کیا انجام ہوا۔

اوّل مدعا علیہ عبد الواحد تھا۔ جو بغیر گالی کے مسیح موعودؑ کا نام نہیں لیتا تھا۔ وہ فرزند جوان تعلیم یافتہ ملازم پیشہ کے بعد دیگرے زمین کی تہ میں مل گئے دوسرا مخالف ڈاکٹر مذکور ــــ میں نے اس سے کہا کہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ اگر مسجد تمہارے پاس واپس چلی گئی تو میں مسیح موعود پر ایمان لے آؤں گا۔ اب مسجد تو ہمارے پاس آگئی ہے۔ اب مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آؤ۔ کہنے لگا۔ میرا بچہ ہلاک ہو جائے۔ میری بیوی ہلاک ہو جائے۔ میں ہلاک ہو جاؤں۔ میں نے ایمان لانے کو نہیں کہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے مسیح موعودؑ سے ایک طرح مباہلہ کر لیا ہے۔ اب اس کے نتیجہ کا ایک سال تک انتظار کرو۔ اس عرصہ میں ڈاکٹر خود ایسے مرض میں مبتلا ہوا کہ جان کے لالے پڑ گئے اور اپنی صحت کے واسطے جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست کی۔ موت تو خدا نے ٹال دی۔ مگر کانوں کی شنوائی جاتی رہی بچہ اس کا فوت ہو گیا۔ اور پھر ایک عرصہ دراز تک کپور تھلہ میں رہا۔ کوئی بچہ اس کے نہیں ہوا۔ اور میں اب بھی یہی سنتا ہوں کہ اس کے ہاں کوئی بچہ نہیں۔

خدائے واحد شاہد ہے کہ یہ واقعات صحیح ہیں۔ جو میں نے اپنے قلم سے لکھے ہیں۔

* ═══════ *

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے کافی عرصہ کے بعد ایک لڑکا عطا یا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسرور احمد رکھا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمادیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے اسم بامسمّی بنائے۔

خاکسار منظفر الدین چوہدری
ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی

جلسہ قادیان ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ہوگا

خواہشمند احباب جلد تر ویزا حاصل کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال قادیان کے مقدس سالانہ اجتماع کی تاریخیں ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء مقرر ہوئی ہیں اور چونکہ اب ویزا لینے والوں کو اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ درخواستیں دینی پڑتی ہیں۔ اس لئے جن بھائیوں اور بہنوں کے پاس قادیان کے پاسپورٹ موجود ہوں یا وہ جلدی حاصل کرسکیں۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے اپنے پاسپورٹوں کی بناء پر ویزا حاصل کرنے کی کوشش کریں تا وقت پر مشکل پیش نہ آئے۔ یہ بھی یاد رکھا جائے۔ کہ آئندہ ویزا لاہور کی بجائے کراچی کے ہندوستانی دفتر سے ملے گا۔

ہم نے قافلہ قادیان کے لئے حکومت سے دو سو احباب کی اجازت مانگی ہے۔ مگر ظاہر ہے۔ اگر یہ اجازت مل گئی۔ تو پھر بھی اس قافلہ میں صرف وہی احباب شامل ہو سکیں گے۔ جو وقت پر ویزا حاصل کر لیں گے جس میں کافی مشکل پیش آتی ہے اور کافی وقت بھی لگتا ہے۔

اس کے علاوہ جماعتی انتظام کے ماتحت قادیان جانے والوں کو دفتر حفاظت مرکز ربوہ سے بھی اجازت لینی ہو گی۔ جس کے لئے ہمارے دفتر میں فارم مقرر ہے جو میرے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ ہمارے قادیان کے دوست کوشش کر رہے ہیں کہ اس دفعہ ویزا حاصل کرنے میں کچھ سہولت حاصل ہو جائے۔ والامر بید اللہ۔ فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

دفتر حفاظت مرکز ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

غیر مبائع اصحاب کی توجہ کے لئے

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

"پیغام صلح" کے چند پرچوں میں "پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق" کے زیر عنوان چند مضامین نظر سے گذرے ہیں۔ ان کا معقول اور تفصیلی جواب تو محترم مولانا شمس صاحب دے رہے ہیں۔ بحث و تمحیص میں پڑے بغیر میں محض ایک اصولی بات پیش کرتا ہوں۔ اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

انجیل میں آتا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور الہام کے مطابق جماعت کے دو گروہ ہو چکے۔ اور خدا دونوں گروہوں میں سے ایک گروہ کے ساتھ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ "خدا تعالیٰ کے ساتھ" ہونے سے کیا مراد اور اس کی کیا پہچان ہے۔ ظاہر ہے کہ جس جماعت کے عقائد مقبول ہوں گے اس کے افراد اور اس کی تعداد میں ترقی ہو گی۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کا نام بلند اور اس کا جھنڈا اکناف عالم میں گاڑا جائیگا دوسرے لفظوں میں جس کے ساتھ الٰہی تائید اور نصرت ہو وہی گروہ اور وہی جماعت مظفر و منصور قرار پائے گی۔ اب اگر اس اصل کو پیش نظر رکھ کر غور کریں تو مندرجہ ذیل ناقابل تردید حقیقت سامنے آتی ہے۔

جماعت احمدیہ قادیان خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنوں اور بیگانوں سب کی انتہائی مخالفت کے باوجود دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اسلام کی تبلیغ کا جال دنیا کے کناروں تک بچھایا جا چکا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی تو معروف ملک نہیں جہاں مبلغین سلسلہ کی مساعی سے جماعت کے موجودہ خلیفہ اور امام کی اقتدار اور برکت سے سعید روحیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل نہ ہو چکی ہوں۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت ہو رہی ہے۔ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض ممالک میں انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے نمائندے بھی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ لیکن جس چیز کا فریقین نے آپس میں تصفیہ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ آیا ان تبلیغی مراکز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور آپ کا مذہب بھی پیش ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آیا ان تبلیغی مراکز میں ....

.... حقیقت یہ ہے کہ ووکنگ مشن میں خود اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو پیش کرنا اسلام کے راستہ میں ایک بھاری روک اور سم قاتل قرار دیا تھا۔ اور اسی کی تقلید ووکنگ کے موجودہ مبلغین کر رہے ہیں یہ درست ہے کہ وہ بعض "سعید روحوں" کو پکڑ لیتے ہیں۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمائندے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل جانشین اور حقیقی نمائندے تو وہ مبلغین ہیں جو برملا حضور علیہ السلام کے وجود کو صداقت اسلام کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا مصداق بننے کی خواہش تو واقعی بڑی ہی نیک ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا فی الحقیقت آپ اس کے مصداق اور اہل بھی ہیں۔ عملاً اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاتے ہیں۔ تو پھر تو آپ کو حضور کی طرف منسوب ہونے کا حق حاصل ہے ورنہ ہرگز نہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ من حیث الجماعت آپ کی جماعت کے مراکز اور ان کا دائرہ عمل اور ان کا احمدیت کی اشاعت میں حصہ جماعت احمدیہ قادیان کے مقابلہ میں کتنا ہے اور یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جماعت احمدیہ ربوہ اور اس کے خلیفہ کا قائم کردہ نظام تبلیغ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی تائید سے بہت موثر اور وسیع ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت کی فعلی شہادت ہے۔

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو

اگر جماعت احمدیہ کی مساعی مقبول ہو رہی ہے اور باوجود انتہائی مخالفت کے اس کے عقائد کی تبلیغ ہو رہی ہے اور سعید روحیں اس کو اپنا رہی ہیں تو معلوم ہوا کہ اس جماعت کو خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت حاصل ہے اور یہ تائید و نصرت اسی جماعت کے عقائد کی صداقت کی بھی دلیل ہے۔

پھر آپ لوگ اس حقیقت پر بھی نظر ڈالیں کہ آپ خود آہستہ آہستہ اپنے نظام کو جماعت احمدیہ قادیان کے نظام کی خطوط پر ہی چلانے کی طرف آ رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی وفات پر آپ لوگوں نے شخصی خلافت کا جس کو آپ کے اکابر نے عین "الوصیت" کے مطابق قرار دیا تھا۔ انکار کر کے ایک جمہوری نظام کی طرح ڈالی۔ لیکن ناکام تجربہ کے بعد خود آپ کے مقرر کردہ امیر اور پریذیڈنٹ کو یہ کہنا پڑا کہ جماعتی ترقی اور استحکام کے لئے واجب الاطاعت امیر کا ہونا ضروری ہے۔

"وصیت" کے ادارہ کو غیر اہم اور "وقف زندگی" کی تحریک کو ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھنے والے غیر مبایعین کو جب یہ محسوس ہوا کہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی اور مالی استحکام کا باعث یہی دو ادارے ہیں۔ تو انہوں نے بھی اپنی جماعت میں انہیں رائج کرنے کی تمنا کی۔

الغرض خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ برحق اپنے مشن، عقائد اور نظام کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت حاصل کر چکا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت موجود ہو۔ یعنی وہ مظفر و منصور ہو۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پا چکا ہو۔ تو پھر اس سے انکار کرنا یقیناً بڑی بدنصیبی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی کی نظر میں

(از محمد عبدالحق صاحب امرتسری۔ گنج مغلپورہ)

آجکل غیر مبائعین کا سارا زور اس بات کے ثابت کرنے پر صرف ہو رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور یہ کہ آپ کی طرف یہ دعویٰ منسوب کرنا آپ پر صریح ظلم ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا صریح ظلم ہے تو اس کے سب سے بڑے مرتکب خود اکابرین غیر مبائعین ہیں جو کہ ۱۹۱۴ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول لکھتے رہے ہیں۔ ذیل میں جماعت احمدیہ کے مسلّمہ بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان صحابی جو حضور کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے کا اس بارے میں نظریہ پیش کرتا ہوں۔ یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز اور چیدہ ترین علماء میں سے تھے اور جن کی شان میں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"زہے عجب کہ آنکہ او در صحبتم در چند روز
مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم
گوہر من چوں آب تابے داشت از فہم رسا
ہر چہ ما گفتیم داخل شد دراں طبع فہیم"

اس مظہر اسرار حق عارف راز قدیم نے جس کی طبع فہیم حضور کی ہر بات کی تہ تک پہنچ جاتی تھی۔ حضرت اقدس کے دعویٰ کو کیا سمجھا۔ اور حضور کے منصب اور مرتبہ کا کیا اندازہ کیا؟ اس کا اندازہ ان کی مندرجہ ذیل تحریروں سے لگائیے!۔

(۱) "اس وحی میں اتنا بڑا دعویٰ ہے کہ خداشناس خداترس کی گردن جھک جاتی ہے۔ اس میں اپنے تئیں خدا کا رسول اور اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے والا کہتا ہے۔"

(الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۲ء)

(۲) "حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ برحق ہے کہ میں حسین رضی اور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں۔ مخلوق پرست غالیوں کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ حالانکہ کس قدر صاف بات تھی کہ تمام اشیاء کا موعود اور خاتم النبیین کے منہ سے جری اللہ اور نبی اور مرسل اور حکم پکارا گیا ہو۔ اس سے ..... دو مردوں کو کیا نسبت۔"

(دیباچہ خلافت راشدہ صفحہ ۲۳)

(۳) "اگرچہ میں آپ کی اس تحریر سے پہلے بھی علیٰ وجہ البصیرت آپ کو سچا نبی اور مرسل مانتا ہوں لیکن اس تحریر کو پڑھ کر ایک حالت وجد مجھ پر طاری تھی اور میں سرور سے بھرا ہوا تھا کہ کس قدر بصیرت اور شعور اس کو اپنی سچائی پر ہے۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

(۴) "اس سلسلہ کا دعویٰ ہے کہ اس کا قدم منہاج نبوت پر ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کی راہ میں وہی امور پیش آئیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء)

نقد و تبصرہ

عیسائیوں کے رسالہ خاتم النبیین کا جواب

حال ہی میں عیسائیوں کی طرف سے ایک رسالہ زیر عنوان "خاتم النبیین" شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ خاتم النبیین حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے نہ کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔

بعض مسلمان حلقوں کی طرف سے حکومت پر زور دیا جا رہا ہے کہ اس دل آزار رسالہ کو ضبط کیا جائے۔ حالانکہ اس رسالہ کے بد اثرات کو مٹانے کا صحیح طریق یہ ہے کہ مبسوط دلائل کے ساتھ اس کی تردید کی جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے یہی طریق اختیار کیا ہے۔ مکرم شیخ عبد القادر صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے ۲۰ صفحات پر مشتمل مدلل اور مسکت جواب تحریر فرمایا ہے۔ جو دار التجلید اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ یہ رسالہ کثرت سے تقسیم کریں تاکہ عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی شان ظاہر ہو۔ قیمت فی نسخہ ڈیڑھ آنہ ہے۔ روپیہ کے بارہ اور فی سینکڑہ سات روپے ہے۔ احباب دار التجلید اردو بازار لاہور سے طلب فرمائیں۔

دنیا میں اسلام کی تبلیغ کس طرح ہوگی؟

چندہ مساجد ممالک بیرون کی سست رفتاری ملاحظہ فرما کر ایک مرتبہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"اگر سال میں بارہ سو روپیہ آئے تو ایک مسجد بنانے کے لئے ہمیں قریباً پانچ سو سال کا عرصہ درکار ہوگا۔ اگر پانچ سو سال میں ہم نے ایک مسجد بنائی تو دنیا میں اسلام کی تبلیغ کس طرح ہوگی۔ حالانکہ دنیا اس وقت اسلام کی پیاسی ہے"

پس جب یہ امر واقعہ ہے۔ کہ دنیا اس وقت اسلام کی پیاسی ہے۔ اور اس پیاس کو بجھانے کا فرض جماعت احمدیہ پر عاید کیا گیا ہے تو مخلصین کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد کے عظیم الشان پروگرام کے لئے اپنے مقدس امام کے حضور زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کر کے سعادت دارین حاصل فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلانات نکاح

عزیزم مبشر احمد صاحب ابن کیپٹن محمد سعید صاحب پنشنر ربوہ کا نکاح ہمراہ بشریٰ ذرین بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر مبارک احمد صاحب پشاور بعوض حق مہر دس ہزار روپیہ مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۵۸ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ پشاور شہر میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(حبیب الرحمٰن پشاور)

۲۔ مورخہ ۱۱ جولائی بروز جمعہ مکرم جناب مولوی عبد المالک صاحب مربی جماعت احمدیہ کراچی نے خاکسار کی لڑکی راشدہ مبارکہ سلمہا کا نکاح حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باڈھی ضلع نواب شاہ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد یوسف آپریشن منیجر۔ سیمنٹ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کراچی)

۳۔ میرے لڑکے عزیزم چوہدری مصباح الدین سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزہ خورشید اختر سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں بعوض مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر کا اعلان چوہدری عبد الکریم خان صاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۷ ۔ ۵۸ ۔ ۷ بمقام ڈھیٹی ضلع سیالکوٹ کیا۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ فریقین کیلئے دینی و روحانی لحاظ سے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (ڈاکٹر فضل دین اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر انچارج ڈسپنسری دھال ڈھیٹی)

چندہ تعلیم و اصلاح مقامی

مکرمی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر مقامی تعلیم و اصلاح کے لئے ایک اہم تحریک فرمائی تھی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایسے مخیر دوست آگے آئیں جو تین سال تک کم از کم مبلغ پچیس روپے ماہوار یا مبلغ تین سو روپے سالانہ اس غرض کے لئے خاص چندہ دیں۔ اس تحریک میں بہت سے احباب نے وعدے کئے تھے اور بعض احباب نے ابھی تک اپنی موعودہ رقوم ادا نہیں کیں لہذا التماس ہے کہ براہ مہربانی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی ہوئی ہے۔ لیکن وہ ابھی تک اس کار خیر میں شامل نہیں ہوئے۔ ان تمام احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ اب اس نہایت ہی مفید تحریک میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

وعدوں کی اطلاع نظارت بیت المال یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں اور تمام رقوم جناب افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا۔ کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ ۱۵۔ ۲۰ زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد یا عورت۔ اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا ¼ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ¾ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال رقم بالکل واپس۔ سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم اور پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپیہ ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں۔ ان کی رقم سے جمع شدہ وظیفہ ان کے نام ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں۔ اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم)

کویت :— جو برطانیہ کو ۲۵ فیصد تیل فراہم کرتا ہے

مشرق وسطیٰ کے سیاسی بحران کے دوران جس کے صدمے سے ساری دنیا ابھی تک سنبھلی نہیں پائی اچانک کویت (جو خلیج فارس پر مشرقی کرہ ارض میں تیل کی سب سے بڑی ذخیرہ گاہ ہے) مرکز توجہ بن گیا ہے۔

کویت کا تیل مشرق وسطیٰ کے کسی ملک سے زیادہ برطانیہ کی اقتصاد کے لئے سود مند ہے۔ بلاشبہ برطانیہ کے درآمدی تیل کا ۲۵ فی صد کویت سے آتا ہے۔ ایران سے صرف ۱۳ فی صد اور عراق سے صرف ۱۱ فی صد آتا ہے۔ برطانیہ کویت کے تیل کی رقم کی ادائیگی تو سٹرلنگ میں کرتا ہے لیکن برطانیہ یہ تیل امریکہ کے ہاتھ فروخت کر کے ڈالر کماتا تھا۔ مزید براں کویت کو جو رائلٹی ملتی ہے اس کا سرمایہ برطانیہ ہی میں خرچ کیا جاتا ہے یا لگا دیا جاتا ہے۔ برطانیہ کویت کا محافظ ہی نہیں اس کا بینک بھی ہے۔

اس نسبتاً چھوٹے سے علاقے میں جس کی آبادی دو لاکھ سے بھی کم ہے تیل کی دریافت تدریجاً حال ہی میں ہوئی ہے۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں کویت نے اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو تیل کا ٹھیکہ دے دیا۔ یہی کمپنی بعد میں برٹش پٹرولیم کمپنی بنی۔ امریکہ کی گلف آئل کمپنی کو بھی یہاں مراعات ملیں۔

گزشتہ چند سال میں شیخ کویت نے ٹاؤن پلاننگ سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر اور نئی مقامی صنعتوں کے اجرا کے سلسلے میں تعمیری مشورے برطانوی ماہرین سے لے رہے ہیں۔ یہاں ایک مالی کمیشن بھی قائم ہے جس میں سارے کے سارے انگریز مشیر ہیں۔ شیخ کا سالانہ منافع کا بیشتر حصہ انہی لوگوں کے سپرد ہے جس کی مقدار ہر سال کروڑوں پونڈ تک پہنچتی ہے۔ چونکہ کویت سٹرلنگ علاقے میں ہے۔ اس لئے یہ روپیہ زیادہ تر انگلستان میں لگایا جاتا ہے جس کا بڑا حصہ برطانوی حکومت کے ذخائر میں جاتا ہے۔

کویت کی آبادی کا زیادہ تر افراد عراق اور شام کے باشندے اور فلسطین سے آئے ہوئے مہاجرین ہیں اور جن کے تعلیمی اداروں میں زیادہ تر عملہ اساتذہ مصری ہیں۔

ذیل کی جدول میں یہ بتایا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مختلف ملکوں میں تیل کی رائلٹی میں بتدریج کس طرح اضافہ ہوتا ہے۔

ملک	سنہ ۱۹۵۰ء	سنہ ۱۹۵۷ء
کویت	چالیس لاکھ پونڈ	دس کروڑ پونڈ
سعودی عرب	چار کروڑ	دس کروڑ
عراق	پچاس لاکھ	
ایران	ایک کروڑ	۷ کروڑ ساٹھ لاکھ
قطر	—	
بحرین	دس لاکھ	تیس لاکھ

گزشتہ چند برسوں میں مشرق وسطیٰ میں کئی اور کمپنیاں قائم ہو رہی ہیں۔ ان میں جاپان اور اطالوی کمپنیاں بھی ہیں۔ اس کے باوجود جہاں تک کویت کا تعلق ہے۔ برطانیہ نے اب تک اسے دوسروں کی پرچھائیں سے بھی بچا رکھا ہے۔

ہیضہ اور حفظ ماتقدم

یہ ایک سخت وبائی بیماری ہے جس کا سبب ایک جرثومہ ہے۔ جس کی شکل کاما ردوا جیسی ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کو کاما بیسی لس (Comma Bacillus) کہتے ہیں۔ اس جرثومہ کو ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۳ء میں دریافت کیا تھا۔

عموماً مرض کی علامتیں جلد ہی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یعنی چند گھنٹوں میں، سخت قے دست جن کا رنگ چاولوں کی پیچ کے مانند سفید اور پتلا ہوتا ہے، تشنج مریض کا نڈھال ہو جانا اور پیشاب کا رک جانا اس مرض کی خاص علامتیں ہیں۔ ہیضہ کے جراثیم آنتوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور آنتوں کی بلغمی جھلی میں خراش پیدا کر دیتے ہیں اس خراش شدہ جھلی سے جراثیم کا پیدا کردہ زہر (ٹاکسین) خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ زہر طاقتور ہوتا ہے۔ جو مریض کو بہت جلد نڈھال کر دیتا ہے۔

خاص پائنٹ۔ معدہ کی رطوبت تیزابی ہوتی ہے۔ جو ہیضہ کے جراثیم کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ آنتوں کی رطوبت کھاری ہوتی ہے۔ جو ہیضہ کے جراثیم کی پرورش کا موزوں مقام ہے یہاں جراثیم ہیضہ خوب پھلتے پھولتے ہیں۔ ہیضہ کا جرثومہ آنتوں میں پہنچکر بہت جلد ہزاروں کی تعداد میں بڑھتا ہے لہذا ہیضہ سے حفاظت کے طریقوں میں یہ بھی ہے کہ نمک کم کھایا جائے اور کھاری دوائیں مثلاً سوڈا وغیرہ احتیاط کے ساتھ استعمال کی جائیں۔ کیونکہ کھاری چیزیں معدہ کی تیزی رطوبت کو بے اثر کر دیتی ہیں اور تیزاب ہیضہ کے جراثیم کے لئے پیغام قضا ہے۔ اس موقع پر ایک بات کا پیش کر دینا غالباً نتیجہ خیز ہوگا۔ طب یونانی میں ہیضہ کے علاج اور حفاظت کے لئے جن دواؤں کو استعمال کیا جاتا ہے ان میں درج ذیل ادویہ خاص ہیں۔

آلو بخارا۔ انار دانہ۔ تمر ہندی (املی) لیموں۔ سماق۔ پوست ترنج۔ رد ترش۔ جوارش عود ترش۔ سکنجبین سادہ سکنجبین لیموں شربت وغیرہ یہ سب چیزیں ترش ہیں اور تیزابی اثر رکھتی ہیں۔

اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ خالی معدہ کا ردعمل کھاری ہوتا ہے اور کاما بیسی لس کھاری چیزیں میں خوب پرورش پاتے ہیں اور تیزابی شے میں مر جاتے ہیں۔ معدہ کی تیزابی رطوبت کھانا کھانے پر پیدا ہوتی ہے لہذا آپ ہیضہ کے مریض کے پاس خالی پیٹ نہ جائیں اگر خالی معدہ میں ایسا پانی پیا جائے جس میں ہیضہ کے جراثیم موجود ہوں۔ تو ایک تو معدے میں تیزاب نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے خالی معدہ سے پانی کا بہت جلد آنتوں میں پہنچ جانے کی وجہ سے ہیضہ کا جرثومہ یقیناً اور اطمینان کے ساتھ آنتوں میں زندہ پہنچ جاتا ہے جہاں ان کی تعداد ایک سیکنڈ میں ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے

درجہ اسہال: بیٹھے بیٹھے قے اور دست آنے لگتے ہیں ابتدائی دو یا تین دست پاخانہ کے اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں پھر ان کا رنگ سفید چاولوں کی پیچ کی مانند ہو جاتا ہے قے اور دست کے ذریعے جسم کا پانی زیادہ خارج ہو جاتا ہے جس سے ٹانگوں اور پیٹ کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے۔ کمزوری بڑھتی جاتی ہے لیکن پیٹ میں درد بالکل نہیں ہوتا

درجہ انحطاط۔ کمزوری کی زیادتی کی وجہ سے مریض نڈھال ہو جاتا ہے گال پچک جاتے ہیں آنکھیں اندر کی طرف دھنس جاتی ہیں چہرہ علود ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں ٹھنڈے پسینے آتے ہیں دست بے اختیار نکل جاتا ہے لیکن پیشاب بالکل نہیں آتا نبض محسوس نہیں ہوتی۔ یہ درجہ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹہ رہتا ہے

درجہ ردعمل اگر طبیعت رو بہ صحت ہو تو مریض اپنے آپ کو گرم محسوس کرتا ہے۔ اور پانی پینے کو مانگتا ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب آنے لگتا ہے۔ یہ بڑی اچھی علامتیں ہیں۔ مریض کی کمزوری بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔ یعنی تین چار روز میں بالکل تندرست ہو جاتا ہے

حفظ ماتقدم: ہیضہ کے دنوں میں مندرجہ ذیل ہدایتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ ح

(۱) ۱- صفائی کا معقول انتظام کریں۔ ہیضہ کثافت اور گندگی سے پھیلتا ہے جسم۔ لباس اور مکان وغیرہ کو خوب صاف رکھیں۔

۲- مرض کا خوف دل میں نہ آنے دینا چاہیئے بلکہ اپنے حوصلے کو قوی اور مضبوط رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ خوف زدہ ہونے سے آدمی کمزور ہو کر جلد مبتلائے مرض ہو جاتا ہے

۳- چونکہ یہ مرض زیادہ تر پانی کے ذریعے پھیلتا ہے اس لئے ہیضہ کے دنوں میں پانی بغیر جوش دیئے ہوئے ہرگز نہیں پینا چاہیئے۔ بلکہ ہاتھ دھونے اور کلی وغیرہ کرنے کے لئے بھی جوش دے کر سرد کیا ہوا پانی ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

۴- ہیضہ کے دنوں میں برف لیمونیڈ اور سوڈا وغیرہ نہیں پینا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ برف لیمونیڈ وغیرہ کثیف پانی سے بنائے گئے ہوں اور ان میں جراثیم ہیضہ موجود ہوں

نوٹ ہیضہ کے جراثیم برف میں نہیں مرتے ہیں۔ ان کے مارنے کے لئے گرمی خشکی ترشیات اور دافع تعفن چیزیں موثر ہتھیار ہیں۔

۵- بغیر کچھ کھائے ہوئے ہیضہ کے مقام پر نہیں جانا چاہیئے اور وہاں پہنچ کر کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے۔ ایسے مقام کے پانی سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔

۶- ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے کالرا ویکسین کا ٹیکہ کرنا چاہیئے۔ اس ٹیکہ سے جو قوت حفاظت مرض حاصل ہوتی ہے وہ ۳-۶ مہینوں تک رہتی ہے

۷- غذا ہلکی اور زود ہضم کھائیں۔ بدہضمی نہ ہونے دیں۔ کچے اور گلے سڑے پھل نہ کھائیں تربوز۔ خربوزہ۔ کھیرا۔ ککڑی سے خاص طور پر احتیاط رکھیں۔ اپنی غذا کو مکھی سے محفوظ رکھنے کی انتہائی کوشش کریں۔

ولادت

چوہدری محمد اختر صاحب اسٹیشن ماسٹر ربوہ کے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۷/۵/۵۸ بروز اتوار پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ (ادارہ)

مکرم الحاج مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کی حج بیت اللہ سے واپسی

ریلوے اسٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۲۸ر جولائی ۔ مکرم الحاج مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل حج بیت اللہ اور حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد کل شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ۔ اہل ربوہ نے جن میں بعض ناظر و وکلاء حضرات اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم صاحبان بھی شامل تھے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو خوش آمدید کہا ۔ اور حج بیت اللہ سے شرفیاب ہونے پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کی ۔

یاد رہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے شعبہ اصلاح و ارشاد کے تحت "تحریک حج" جاری کی ہوئی ہے ۔ جو ہر سال لوگوں کو فریضۂ حج کی ادائیگی کی تحریک کرتی اور ایک نہ ایک صاحب کو نصف اخراجات بھی مہیا کرتی ہے ۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے اسی مبارک تحریک کے تحت امسال فریضۂ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ شرف مکرم مولوی صاحب اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے ۔ آمین ۔

امسال پاکستان، مشرقی اور مغربی افریقہ اور بعض دیگر ممالک کے بہت سے احمدی احباب نے فریضۂ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے +

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

بتایا ہے ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے "لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ" کے چار اعجازی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ۔ یہ وہ سیمنٹ ہے جس سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے تفرقات کی دراڑوں کو باہم پیوست کر کے دنیا کو جنت نظیر بنایا جا سکتا ہے ۔ لیکن یہ لوگ "امت محمدیہ" کی (نعوذ باللہ) دھجیاں فضا میں پراگندہ کرنے کے ذریعہ اپنی خود ساختہ "صالحیت" کا جرثومہ پالنا چاہتے ہیں ۔

یہ بات تھی جو ہم لاہوری دوستوں کو سمجھانا چاہتے تھے ۔ اور ہمیشہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ تاکہ وہ احمدیوں کے درمیان افتراق پیدا کرنے سے باز آجائیں ۔ لیکن جیسا کہ کہتے ہیں :۔

سیکھ واکو دیجئے جے کو سیکھ سہائے

ہمارے نیک مشورے کا اثر ان دوستوں پر الٹا پڑتا ہے ۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے ہمارے اس مشورہ پر غور کی طرح "معنے بازی" شروع کر دی ہے ۔ جو حوالہ پیغام صلح نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی اشاعت ۲۳ ؍ ۵۸ میں بلا حوالہ دیا ہے چلو اس کو اس معنیٰ میں لے لو جس میں تم لینا چاہتے ہو ۔ مگر بتاؤ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشکش پر متعصب علماء نے آپ کی مخالفت چھوڑ دی ؟ تمہارے معنی کے مطابق بھی زیادہ سے زیادہ یہ ایک "ٹسٹ" تھا ۔ کیا ایک "ٹسٹ" کو اب اصول ہی بنا لیا جائے ؟ دیکھو تم چالیس سال تک یہ ٹسٹ کرتے رہے ہو مگر نتیجہ وہی ڈھیں ڈھیں فش ۔

آخر میں ہم پھر کہتے ہیں کہ جو مصنوعی اختلافات تم نے اچھالے ان سے تمہیں چالیس برس میں بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔ یہ ہم اس لئے کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ آپ ان کو اچھالنا چھوڑ دیں اور جماعت احمدیہ میں یکجہتی اور باہمی اتحاد پیدا ہونے دیں ۔ تاکہ سب ایک محاذ پر جمع ہو کر ان خدا ناترسوں کا دفاع کریں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ اس سان کو توڑ دیں جس پر یہ لوگ اپنی چھریاں تیز کر کے تمہارے ہی گلے کاٹنا چاہتے ہیں ۔ کبھی ان کی تھپکیوں کے فریب میں نہ آئیں +

پاکستان، ایران، ترکیہ اور برطانیہ نیا معاہدہ کریں گے

امریکہ بھی نئے معاہدے کا مکمل رکن ہوگا

لندن ۲۸ر جولائی ۔ برطانوی جریدہ "سنڈے ایکسپریس" کی اطلاع کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس وزارتی کونسل کے مجوزہ اجلاس میں ایک نئے "بغداد پیکٹ" کا منصوبہ پیش کریں گے جس کے تحت عراق کے سوا معاہدے کے باقی تمام ارکان اور امریکہ کا ایک گروپ بنایا جائے گا ۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس نئے معاہدے میں معاہدہ بغداد کے چار پرانے ارکان برطانیہ، ترکیہ، ایران اور پاکستان شامل ہوں گے ۔ اس کے علاوہ امریکہ بھی اس معاہدے کا مکمل ممبر ہوگا ۔ سر دست امریکہ معاہدہ بغداد کا صرف معاون ممبر ہے ۔ وزارتی کونسل کا اجلاس اگلے ہفتے شروع ہونے والا ہے ۔

سربراہوں کی کانفرنس کے انتظامات

نیویارک ۲۸ر جولائی ۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے حفاظتی کونسل میں سربراہوں کی کانفرنس کے انتظامات کے بارے میں مختلف ملکوں کے نمائندوں سے بات چیت شروع کر دی ۔ سفارتی حلقوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگلے ہفتے سربراہوں کی کانفرنس ایجنڈا تیار کرنے کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا ۔ اس اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا جائیگا کہ سربراہوں کی کانفرنس میں شریک ہونے کیلئے کس کس ملک کو دعوت دی جائے ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگست میں فرانسیسی نمائندہ حفاظتی کونسل کے اجلاس کی صدارت کریگا ۔

روسی ماہرین قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۲۸ر جولائی ۔ روسی ماہرین کی ایک جماعت آج قاہرہ پہنچی ۔ یہ جماعت مصری ماہرین کے اشتراک سے ایلومینیم اور تانبے کے ٹکڑوں کی ایک رولنگ مل کی تعمیر کا منصوبہ تیار کریگی ۔ یہ کارخانہ دونوں ملکوں کے درمیان فنی تعاون کے سمجھوتے کے تحت قائم کیا جائے گا ۔

نئے تباہ کن جہاز کی آمد

کراچی ۲۸ر جولائی ۔ نئے تباہ کن جہاز "عالمگیر" کے کراچی پہنچنے پر پاکستانی بحریہ کے ترقیاتی پروگرام کا ایک اہم مرحلہ مکمل ہو گیا ہے ۔ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں پاکستانی بحریہ کو پانچ جنگی جہاز ملے ہیں ۔ نئے جہاز کی آمد پر ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں تقریر کرتے ہوئے بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل حاجی محمد صدیق چوہدری نے کہا "عالمگیر" کی آمد بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے اس سے ہماری بحریہ کی ترقی کی تاریخ میں ایک اہم دور کا آغاز ہوتا ہے ۔

درخواست دعا

مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کے بیٹے فضل الرحمن طاہر کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب بفضلہ تعالیٰ اس کی حالت خطرہ سے باہر ہے اور پہلے کی نسبت افاقہ ہے ۔ عزیز کو پچھلے دنوں پہاڑی پر سے پھسل جانے کے باعث سر پر شدید چوٹیں آئی تھیں ۔

احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴